اذان کے بعد دُعا کے لئے ہاتھ اٹھانا

سوال :۔ مولانا امرتسریؒ سے کسی سائل نے دریافت کیا کہ اذان کے بعد دُعا ہاتھ اُٹھا کر مانگنی جائز ہے یا نہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی نے دو ضعیف روایتوں کے اعتبار پر بعد از نماز ہاتھ اٹھا کر دُعا کو ناجائز لکھا ہے (اہل حدیث ۹ دسمبر ۱۹۳۲ء)

جواب :۔ محدث روپڑیؒ نے مولانا امرتسری کے اس جواب پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ دوسرے پرچہ میں فرماتے ہیں جواب ناقص رہ گیا۔ اس طرح اس دعا کو قیاس کر لیجئے ورنہ ہاتھ اٹھانے کا ثبوت میرے ناقص علم میں نہیں کہ اذان کے بعد کی دُعا کو نماز کے بعد کی دعا پر قیاس کرنا کس حکم اور علت کی بنا پر ہے نہ تو جائز کہا۔ اور نہ ناجائز کہا بیچ ہی میں چھوڑ گئے۔ حالانکہ صرف یہ کہہ دینا ہی کافی تھا کہ اس کا ثبوت میرے علم میں نہیں یا عموم حدیث سے استدلال کر کے جواز کے قائل ہو جاتے کہ دعا ہاتھ اُٹھا کر کی جائے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۲۱ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ ۔ ۱۵ جولائی ۱۹۳۳ء

بے وضو اذان

سوال :۔ وضو کے بغیر اذان کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب :۔ بے وضو اذان اگرچہ منع نہیں مگر بہتر یہی ہے کہ اذان باوضو کہی جائے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۲۵ محرم ۱۳۷۹ھ

سترہ کا بیان

سترہ کی تعریف

سوال :۔ سترہ کسے کہتے ہیں۔ اس کی پوری تفصیل بیان فرمائیں۔

جواب :۔ سُترہ وہ شے ہے جو نمازی نماز کے وقت اپنے آگے کھڑی کرتا ہے تاکہ کسی کے آگے

سے گزرنے سے نماز میں خلل[1] واقع نہ ہو۔ اس کا اندازہ کم از کم ایک ہاتھ قدر ہے خواہ سوٹی ہو یا کوئی اور شے۔ کوئی شے نہ ملے تو ایک ضعیف حدیث میں ہے کہ خط ہی کھینچے۔ نمازی کو چاہیے کہ وہ سترہ کے قریب کھڑا ہو۔ نیز سترہ عین ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ ذرا سا کنارے (آنکھوں کی سیدھ پر) ہونا چاہیے۔ نماز خواہ مسجد میں پڑھے یا جنگل میں پڑھے کوئی چیز سامنے ضرور کرے۔ مسجد میں ستون وغیرہ کے سامنے کھڑا ہو جائے۔ جو شخص سترہ کے اندر سے گذرنا چاہے تو اسے ہاتھ سے ہٹائے۔ اگر نہ ہٹے تو دھکا دے کر ہٹائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ آگے سے گزرنے کا کتنا گناہ ہے تو چالیس سال ایک جگہ کھڑا رہنا پسند کرتا مگر آگے سے نہ گزرتا۔ اور ایک روایت میں سو سال بھی ہے۔ اگر پتھر پھینکنے[2] قدر دور سے گزر جائے تو کوئی حرج نہیں۔

کتے کا نمازی کے آگے سے گزرنا

سوال:۔ مغرب کی نماز ہو رہی تھی۔ سرخ رنگ کا کتا آیا اور جماعت کے آگے سے گزر گیا۔ کیا اس سے نماز تو نہیں ٹوٹی۔؟

جواب:۔ نماز نہیں ٹوٹی۔ سیاہ کتے۔ عورت اور گدھے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ مگر اکثر علماء کے نزدیک اس سے مراد نماز کا بالکل ٹوٹنا نہیں بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ خشوع ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ نماز کو کوئی شے نہیں توڑتی۔

(مشکوٰۃ باب السترہ صفحہ)

نمازی اور سترہ میں فاصلہ

سوال:۔ نمازی اگر بغیر سترہ کے نماز پڑھ رہا ہو تو گزرنے والا کتنے فاصلہ پر سے نمازی کے آگے سے گزر سکتا ہے۔؟

---

[1] منتقیٰ میں حدیث ہے کہ بیت اللہ شریف میں سترہ کی معافی ہے کیونکہ اس پر ہجوم رہتا ہے اور سترہ رکھنا مشکل ہے۔

[2] اس پھینکنے سے بعض دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکنا بتلاتے ہیں۔

جواب:۔ مرفوع حدیث میں فاصلہ کی حدبندی مصرح تو میرے علم میں ثابت نہیں۔ البتہ بین یدی المصلی کا لفظ ظاہر یہ چاہتا ہے کہ محل سترہ سے باہر سے اگر گزر جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر احتیاطی طریقہ اختیار کرے تو بہتر ہے (محمد علی انزر مرکز الاسلام لکھوکی)

مجیب لبیب نے جس حدیث کی طرف اشارہ فرمایا ہے اس کی شرح میں صاحب سبل السلام نے تحریر فرمایا ہے:۔ والحدیث دلیل علی تحریم المرور مابین موضع جبهته فی سجودہ وقدمیه ہاں ایک روایت میں رمیة الحجر کا لفظ آیا ہے اس میں گو ضعف اور معنی کے لحاظ سے محتمل ہے۔ لیکن احتیاطی طریقہ کے لئے مقید ہو سکتی ہے ایسے مسائل میں کسی فریق پر تشدد سے بچنا انسب ہے۔ واللہ اعلم

احقر محمد عطاء اللہ بھوجیانی ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ

تبصرہ محدث روپڑی:۔ حدیث ابوداؤد میں تقذفه بحجر کا لفظ ہے یعنی پتھر پھینکنے بقدر آگے سے گزر جانے میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر ایک دوسری حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے جو یہ ہے:۔

اذجعلت بین یدیك مثل موخرة الرحل فلا یضرك من مر بین یدیك

یعنی پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر آگے کوئی شے ہو اور پھر کوئی تیرے آگے سے گزر جائے تو کوئی حرج نہیں اس حدیث پر عون المعبود میں لکھتا ہے۔

ثم المراد من مر بین یدیك بین السترة والقبلة لا بینك وبین القبلة۔

یعنی آگے سے مراد سترہ اور قبلہ کے درمیان ہے نہ نمازی اور سترہ کے درمیان۔

اس سے معلوم ہوا کہ سبل السلام والے کا یہ کہنا کہ پیشانی رکھنے کی جگہ اور پاؤں کی جگہ کا درمیان مراد ہونے پر دلالت کرتی ہے یہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ عون المعبود کی تشریح چاہتی ہے کہ محل سترہ سے بعد میں آگے ہو پھر ضعیف حدیث پر عمل کرنے میں احتیاط ہے۔ خاص کر جب کوئی دوسری روایت نہیں۔ نہ صحیح اور نہ ضعیف تو پھر دلیری بالکل اچھی نہیں۔

عبداللہ امرتسری مقیم روپڑ ضلع انبالہ

مورخہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ - ۱۲ اگست ۱۹۳۳ء

بیت اللہ میں نمازی کے آگے سے گزرنا

سوال :۔ بیت اللہ شریف میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی رخصت ہے یا نہیں؟

محمد عبد التواب کلکتہ۔ بنگال

جواب :۔ بیت اللہ شریف میں نمازی کے آگے سے گزرنا درست ہے۔ منتقیٰ میں حدیث ہے مطلب بن ابی وداعہ رضہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربیت اللہ میں) باب بنی سہم کی جانب سے یعنی حجر اسود کے سامنے نماز پڑھتے تھے۔ اور لوگ آگے سے گزرتے تھے۔ آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی سترہ نہ تھا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیت اللہ شریف میں سترہ کا حکم نہیں۔ اور وجہ اس کی ظاہر ہے کہ وہاں ہر وقت طواف ہوتا ہے اور ہر وقت نماز ہوتی ہے اور ہجوم رہتا ہے اس لئے سترہ کا انتظام مشکل ہے۔

اس حدیث میں اگرچہ کچھ ضعف ہے لیکن سب مذاہب کا تعامل اس کا موید ہے۔ اور اس کے ساتھ مجبوری کو بھی شامل کر لیا جائے (کہ ہجوم کی وجہ سے سترے کا وہاں انتظام مشکل ہے) تو اس سے اور تقویت ہو جاتی ہے پس اس حدیث کی بنا پر بیت اللہ شریف سترہ کے حکم سے مستثنیٰ ہوگا۔

عبد اللہ امرتسری روپڑ ضلع انبالہ

مورخہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۔ ۱۵ جولائی ۱۹۳۶ء

نماز کی کیفیّت کا بیان

نماز کی شرائط

سوال :۔ نماز کی شرائط کیا ہیں۔ ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

جواب :۔ ہر عمل کے لئے ایک طریقہ ہے اگر اس طریق پر وہ ادا نہ ہو تو محنت رائیگاں جاتی ہے۔ اور اس سے نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ ہنڈیا اور روٹی پکانی ہو تو اس کے سیکھنے کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ نماز تو ایک بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے اس کے لئے بھی بہت سے شرائط و فرائض اور متعلقات ہیں۔ اگر ان کا لحاظ نہ رکھا جائے تو نماز سرے ہی سے ادا نہیں ہوتی یا ناقص ہوتی ہے۔ نماز کے لئے استقبال قبلہ شرط ہے ہاں اگر جنگل میں قبلہ کا پتہ